قَالَ اللّٰہُ تعالیٰ وَیَدْعُوْنَنَا رَغَبًا وَّرَھَبًا الآیۃ

چوں آیت بالا ناطق ست بمد خلیت رغبت و رہبت در تحصیل

عبادات + و رسالہ انوار محمدیہ ترجمہ کتاب ترغیب و ترہیب

منذری کہ

انوار الحج

جزو بیست از ان مثل اصل خود بعدیل بود در باب

رغبات و رہبات + بناءً علیہ **محمد عثمان** رسالہ مذکورہ را

در صحیفہ شہریہ **الہادی** اندک اندک ثبت کنانیدہ و

از کتب خانہ اشرفیہ شائع گردانید

(صفر المظفر سنہ ۳۲۹ھ)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۵

انوار الحج

حامداً و مصلیاً و مسلماً۔ الحمد للہ کہ الانوار المحمدیہ کا حصہ اول انوار الصوم تمام ہو جانے کے بعد اب دوسرا حصہ انوار الحج شروع ہوتا ہے جہاں تک مجھے علم ہوا ہے احباب و ناظرین نے حصہ اول کو نظر قبول سے دیکھا اور پسند فرمایا ہے اللہ تعالیٰ سے امید ہے کہ باقی حصے بھی اسیطرح قبول عام حاصل کر کے میرے لئے وسیلۂ آخرت بنیں گے۔ اللہ تعالیٰ مجھے اور ناظرین اور سب مسلمانوں کو اس کتاب پر عمل کی اور اس کے مضامین کے تبلیغ کی توفیق عطا فرمائیں اور ہم سب کو قیامت میں سیدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے سرخرو بنا کر شفاعت خاصہ سے نوازیں آمین ثم آمین۔ کہ زیادہ غرض اس تالیف سے یہی ہے کہ سیدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی روح مبارک حدیث نبوی کی اس خدمت سے خرم و شاد ہو ؎

نہ بنقش بستہ مشوشم نہ بحرف ساختہ سرخوشم   نفسے بیاد تو می کشم چہ عبارت و چہ معانیم

حج و عمرہ کی ترغیب
اور
اُس شخص کی فضیلت کا بیان جو ان کے ارادہ سے چلا اور رستہ میں مر گیا

نمبر ۱۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا کہ تمام اعمال میں افضل کون سا عمل ہے فرمایا اللہ پر اور اُس کے رسول پر ایمان لانا۔ عرض کیا گیا۔ اس کے بعد پھر کون سا عمل ہے؟ فرمایا اللہ کے راستہ میں جہاد کرنا (یعنی اللہ کا بول بالا کرنے کے لئے) عرض کیا گیا اس کے بعد پھر کونسا عمل ہے؟ فرمایا حج مبرور[1]۔ (جسکی تفسیر آگے آتی ہے) اسکو بخاری ومسلم نے روایت کیا ہے اور ابن حبان نے صحیح میں ان لفظوں سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ کے نزدیک تمام اعمال میں افضل وہ ایمان ہے جس کے ساتھ کسی قسم کا شک نہو۔ اور وہ جہاد ہے جس میں (مال غنیمت کے اندر) خیانت نہ کی گئی ہو اور حج مبرور ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ایک حج مبرور سال بھر کے گناہوں کا کفارہ ہوجاتا ہے۔ (حافظ منذری) فرماتے ہیں کہ حج مبرور وہ ہے جس میں کوئی گناہ صادر نہ ہوا ہو۔ اور حضرت جابر کی حدیث میں مرفوعاً یہ وارد ہے کہ حج کی مقبولیت (کی علامت) کھانا کھلانا۔ اور خوبی کے ساتھ بات چیت کرنا ہے اور بعض روایات میں کھانا کھلانا اور کثرت سے سلام کرنا آیا ہے اور یہ حدیث عنقریب آئے گی ÷ ۲

(۲) - ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے ہی روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ جو شخص حج کرے پھر اس میں نہ تو بیہودہ[2] باتیں کرے نہ گناہ کرے وہ اپنے گناہوں سے پاک ہوکر اس طرح واپس ہوگا۔

[1] قال المنذری المبرور قیل ھو الذی لا یقع فیہ معصیۃ وقد جاء من حدیث جابر مرفوعا ان برالحج اطعام الطعام وطیب الکلام وعند بعضھم اطعام الطعام وافشاء السلام وسیاتی ۱۲

[2] بیہودہ بات عام ہے گالی گلوچ کو بھی اور بیحیائی کی بات کو بھی اور بیحیائی بیحجابی کی باتیں اپنی بیوی کے ساتھ دوسرے اوقات میں تو جائز ہیں مگر حالت احرام میں جائز نہیں اور جب بیوی کیساتھ یہ حکم ہے تو اجنبی عورتوں کے ساتھ حج میں ایسی باتیں کرنا تو سخت جرم ہوگا۔ خوب سمجھ لو۔ ۱۲

جیسے آج ہی اسکی ماں نے اسکو جنا ہے اسکو بخاری ومسلم ونسائی وترمذی نے روایت کیا ہے. مگر ترمذی کے الفاظ یہ ہیں کہ اُس کے گذشتہ گناہ معاف کردیئے جائیں گے[1]

(۳) ابوہریرہ ہی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک عمرہ دوسرے عمرہ تک درمیانی گناہوں کا کفارہ ہے اور حج مبرور کی جزا (اور اُس کا بدلہ) جنت کے سوا کچھ نہیں اُسکو امام مالک وبخاری ومسلم وترمذی ونسائی وابن ماجہ واصبہانی نے روایت کیا ہے اصبہانی نے اتنا اور زیادہ کیا ہے کہ حاجی کی زبان سے جو تسبیح[2] اور جو تہلیل اور جو تکبیر بھی نکلتی ہے ہر اک کے عوض اُسکو بشارت وخوشخبری دی جاتی ہے۔ **ف** یعنی حاجی کی ہر تسبیح وتہلیل وتکبیر کے جواب میں اللہ تعالیٰ یا فرشتے البشر فرماتے ہیں کہ خوش رہو اور خوشخبری حاصل کرو۔ جسکو بعض اہل کشف سن بھی لیتے ہیں اور اکثر لوگ نہیں سنتے مگر قیامت میں اس خوشخبری کا نتیجہ سب کے سامنے آجائے گا * ۳

(۴) ابن شماسہ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ ہم حضرت عمرو ابن العاص رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور وہ اُسوقت نزع کی حالت میں تھے تو دیر تک وہ روتے رہے اور فرمایا کہ جب اللہ تعالےٰ نے میرے دل میں اسلام (کا خیال) ڈالا تو میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اور عرض کیا یارسول اللہ اپنا ہاتھ بڑھایئے۔

---

[1] الرفث بفتح الراء والفاء جمیعًا روی عن ابن عباس انہ قال الرفث ما روجع بہ النساء وقال الازہری الرفث کلمۃ جامعۃ لکل ما یریدہ الرجل من المرأۃ قال الحافظ الرفث یطلق ویراد بہ الجماع ویطلق ویراد بہ الفحش ویطلق ویراد بہ خطاب الرجل المرأۃ فیما یتعلق بالجماع وقد نقل فی معنی الحدیث کل واحد من ہذہ الثلاثۃ عن جماعۃ من العلماء واللہ اعلم ۱۲ منہ

[2] تسبیح سبحان اللہ کہنا تہلیل لا الہ الا اللہ کہنا تکبیر اللہ اکبر کہنا۔ ۱۲

تاکہ میں آپ سے بیعت کروں حضور نے اپنا ہاتھ بڑھایا تو میں نے اپنا ہاتھ سمیٹ لیا حضور نے فرمایا اے عمرو کیا بات ہے۔ میں نے عرض کیا کہ میں کچھ شرط کرنا چاہتا ہوں۔ فرمایا کیا شرط کرنا چاہتے ہو؟ میں نے عرض کیا کہ (اس شرط سے بیعت ہوں گا کہ) میری مغفرت کردی جائے فرمایا اے عمرو! کیا تم کو معلوم نہیں کہ اسلام گذشتہ گناہوں کو گرا دیتا (اور مٹا دیتا) ہے اور ہجرت بھی گذشتہ گناہوں کو گرا دیتی (اور مٹا دیتی) ہے اور حج بھی گذشتہ گناہوں کو گرا دیتا (اور مٹا دیتا) ہے۔ اسکو ابن خزیمہ نے اپنی صحیح میں اسیطرح مختصراً روایت کیا ہے اور مسلم وغیرہ نے اس سے بھی زیادہ طول کے ساتھ روایت کیا ہے۔

ف۔ گناہ۔ اور ہیں حقوق اور ہیں پس حج سے گناہ تو سب معاف ہو جاتے ہیں مگر حقوق معاف نہیں ہوتے۔ مثلاً کسی نے نمازیں قضا کی ہوں یا کسی کا قرض لیکر دبا لیا ہو تو حج سے نماز قضا کرنے اور قرض دبانے کا گناہ تو معاف ہو جائے گا۔ مگر وہ نمازیں اور قرض معاف نہو گا۔ نمازوں کی قضا ۴
واجب اور قرض کا ادا کرنا لازم ہوگا۔ خوب سمجھ لو ۱۲۔

(۵) حضرت حسین بن علی رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوا اور اس نے عرض کیا یا رسول اللہ میں بزدل اور کمزور ہوں (مطلب یہ تھا کہ میں جہاد نہیں کر سکتا) فرمایا آؤ تم کو ایسا جہاد بتلاؤں جس میں کوئی کانٹا ہی نہیں یعنی حج اسکو طبرانی نے کبیر و اوسط میں روایت کیا ہے اور اس کے راوی سب ثقہ ہیں اور عبدالرزاق نے بھی اسکو روایت کیا ہے۔

(۶) ۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ہم جہاد کو سب اعمال سے افضل پاتے ہیں تو کیا ہم بھی جہاد نہ کریں حضور نے فرمایا کہ تمہارے واسطے بہترین جہاد حج مبرور ہے اسکو بخاری وغیرہ نے روایت کیا ہے اور ابن خزیمہ کے الفاظ صحیح میں یہ ہیں کہ حضرت

عائشہ نے عرض کیا یا رسول اللہ کیا عورتوں کے ذمہ بھی جہاد ہے فرمایا اُن کے ذمہ ایسا جہاد ہے جس میں لڑائی (اور مقابلہ) نہیں یعنی حج و عمرہ

(۷) حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بوڑھوں اور کمزوروں اور عورتوں کا جہاد حج و عمرہ ہے اسکو نسائی نے اسنادِ حسن سے روایت کیا ہے **ف** ان احادیث سے معلوم ہوا کہ عورتوں کے ذمہ جہاد فرض نہیں بشرطیکہ ایسی صورت نہو جس میں ہر مسلمان پر جہاد پر فرض عین ہو جاتا ہے۔ اور حضرات صحابہ کے ساتھ اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جو بعض غزوات میں عورتیں ہوتی تھیں وہ لڑنے کے واسطے نہوتی تھیں بلکہ اپنے عزیز مجاہدین کی خدمت اور مرہم پٹی کے لئے ساتھ ہوتی تھیں اور چونکہ ابتدائے اسلام میں پردہ کرنا عورتوں کے ذمہ لازم نہوا تھا اسلئے ابتدا میں اس خدمت کے لئے عورتوں کو ساتھ لینا دشوار نتھا اور اب پردہ لازم ہو چکا ہے اسلئے اگر پردہ کا اہتمام ہو سکے تو ساتھ لیا جائے ۵
ورنہ نہیں واللہ اعلم ۱۲۔

(۸)۔ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما حدیث جبریل کو روایت کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ جبریل علیہ السلام نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اسلام کے متعلق سوال کیا (کہ اسلام کسے کہتے ہیں) حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسلام یہ ہے کہ تم اس بات کی گواہی دو کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں۔ اور محمد اللہ کے رسول ہیں۔ (صلی اللہ علیہ وسلم) اور نماز کی پابندی کرو۔ زکوٰۃ ادا کرو۔ اور حج و عمرہ بجا لاؤ۔ اور جنابت کے بعد غسل کرو۔ اور وضو کامل طریقہ سے کرو۔ اور رمضان کا روزہ رکھو۔ جبریل علیہ السّلام نے دریافت کیا کہ اگر میں ایسا کروں تو میں مسلمان ہوں گا۔ حضور نے فرمایا بیشک جبریل علیہ السّلام نے کہا آپ سچ فرماتے ہیں۔ اسکو ابن خزیمہ نے اپنی صحیح میں روایت کیا ہے۔ اور یہ حدیث صحیحین میں بھی ہے مگر اس عنوان سے نہیں (بلکہ الفاظ میں تفاوت ہے)

اور کتاب الصلوۃ وکتابت الزکوۃ میں بہت سی احادیث گذر چکی ہیں جو حج کی فضیلت پر دلالت کرتی اور اسکی رغبت دلاتی اور اوسکی فرضیت کو مؤکد بتلاتی ہیں ہمنے خوف طوالت کی وجہ سے اُن کا اعادہ نہیں کیا جسکو اُن کا دیکھنا منظور ہو وہ کتاب الصلوۃ وکتاب الزکوۃ کا دوبارہ مطالعہ کرے۔

ف - اس حدیث میں اسلام کی علامات میں حج کے ساتھ عمرہ کا بھی ذکر ہے جس سے بظاہر عمرہ کا واجب ہونا معلوم ہوتا ہے اور بعض علماء کا یہ مذہب بھی ہے مگر حنفیہ کے نزدیک عمرہ واجب نہیں۔ بلکہ سنت ہے جس کی دلیل ترمذی کی وہ حدیث ہے جو انہوں نے بسند حسن وصحیح حضرت جابرؓ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عمرہ کی بابت سوال کیا گیا کہ کیا وہ واجب ہے حضور نے فرمایا نہیں اور عمرہ کر لینا افضل ہے۔ اور ابن خزیمہ کی روایت میں جو حج کے ساتھ عمرہ کا ذکر ہے اول تو یہ روایت شاذ
٦ ہے کیونکہ حدیث جبریل میں اصحاب صحاح نے عمرہ کا ذکر نہیں کیا دوسرے اس حدیث میں اسباغ وضو (تکمیل وضو) کا بھی ذکر ہے جو سب کے نزدیک سنت ہے فرض نہیں فرض تو وضو ہے اور اس کی تکمیل سُنت ہے پس اسیطرح عمرہ کا ذکر بھی تکمیل حج کے لئے کر دیا گیا۔ کیونکہ حج کا افضل طریقہ قران ہے کہ عمرہ کا احرام بھی حج کے احرام کے ساتھ باندھا جائے ۱۲ مترجم

(۹) حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کمزور آدمی کا جہاد حج ہے اسکو ابن ماجہ نے بواسطہ ابو جعفر کے حضرت ام سلمہ سے روایت کیا ہے۔

(۱۰) حضرت عمرو بن عبسہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ اسلام (کی حقیقت) کیا ہے فرمایا یہ کہ تیرا دل اللہ تعالیٰ کے لئے منقاد ہو جائے اور سب مسلمان تیرے ہاتھ اور زبان سے محفوظ ہو جائیں کہا اسلام کا کونسا درجہ افضل ہے

فرمایا ایمان۔ کہا ایمان (کی حقیقت) کیا ہے فرمایا یہ کہ تم اللہ پر اور فرشتوں پر اور اللہ کی کتابوں اور اُس کے رسولوں پر اور مرنے کے بعد زندہ ہونے پر یقین رکھو۔ کہا ایمان کا کونسا درجہ افضل ہے؟ فرمایا ہجرت! کہا ہجرت (کی حقیقت) کیا ہے؟ فرمایا یہ کہ تم بُرے کاموں کو چھوڑ دو۔ کہا پھر ہجرت کا کونسا درجہ افضل ہے۔ فرمایا جہاد۔! کہا جہاد (کی حقیقت) کیا ہے فرمایا یہ کہ جب کفار کا مقابلہ ہو تو اُن سے (جی کھول کے) لڑو کہا پھر جہاد کا کونسا درجہ افضل ہے فرمایا کہ مجاہد کے گھوڑے کے ہاتھ پیر کاٹ دیے جائیں اور اُس کا خون بہا دیا جائے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس کے بعد دو عمل ایسے ہیں جو تمام اعمال سے افضل ہیں (اور ان کا کرنے والا بھی سب سے افضل ہے) مگر یہ کہ دوسرا بھی یہی عمل کرے (تو وہ پہلے کے برابر ہو جائے گا) اور وہ دو
۷ عمل یہ ہیں حج مبرور اور عمرۂ مبرورہ اسکو امام احمد نے صحیح سند سے روایت کیا ہے اور اس کے راویوں سے صحیح میں احتجاج کیا گیا ہے طبرانی وغیرہ نے بھی اسکو روایت کیا ہے اور بیہقی نے اسکو ابو قلابہ سے بواسطہ ایک شامی کے اُس کے باپ سے روایت کیا ہے **ف** اس حدیث میں جو اسلام وایمان کا فرق ظاہر کیا گیا ہے یہ فرق سیدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں تھا جبکہ وحی سے یہ معلوم ہو جاتا تھا کہ کس کا اسلام محض ظاہری ہے اور کس کا دل سے ہے اُس وقت اسلام ظاہری احکام کے ماننے کو کہتے تھے اور ایمان دل کی تصدیق کو مگر اب چونکہ وحی بند ہو چکی ہے اسلئے اب اسلام وایمان میں فرق نہیں کیا جا سکتا۔ اب کسیکو یہ نہیں کہہ سکتے کہ یہ مسلم ہے مؤمن نہیں۔ بلکہ ہر مسلم مؤمن ہے اور ہر مؤمن مسلم ہے خوب سمجھ لو۔ ۱۲

(۱۱) ماعز رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

دریافت کیا گیا کہ کون سا عمل سب سے افضل ہے فرمایا اللہ وحدہ پر ایمان لانا۔ پھر جہاد کرنا پھر (ان کے بعد) حج مبرور تمام اعمال سے اسقدر بڑھا ہوا ہے جیسے آفتاب کے طلوع ہونے کی جگہ کو غروب ہونے کی جگہ سے بعد ہے (یعنی زمین وآسمان کا فرق ہے اسکو امام احمد وطبرانی نے روایت کیا ہے اور احمد کے راوی ماعز تک سب صحیح کے راوی ہیں۔ اور یہ ماعز مشہور صحابی ہیں مگر ان کا نسب معلوم نہیں ح

(۱۲) حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حج مبرور کا بدلہ جنت کے سوا کچھ نہیں۔ عرض کیا گیا کہ حج کی خوبی کیا ہے (جس سے وہ حج مبرور بن جائے) فرمایا کھانا کھلانا اور اچھی باتیں کرنا اسکو امام احمد وطبرانی نے اوسط میں سند حسن سے روایت کیا ہے اور ابن خزیمہ نے صحیح میں اور بیہقی وحاکم نے بھی روایت کیا ہے اور حاکم نے اسکی سند کو صحیح کہا ہے اور بیہقی واحمد کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کھانا کھلانا اور (مسلمانوں کو) کثرت سے سلام کرنا + ۸

(۱۳) عبد اللہ یعنی ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حج وعمرہ پے در پے (یکے بعد دیگرے) کیا کرو کیونکہ یہ دونوں فقر کو اور گناہوں کو ایسا دور کرتے ہیں جیسا کہ بھٹی۔ لوہے اور سونے چاندی کے میل کچیل کو دور کردیتی ہے اور حج مبرور کا عوض جنت کے سوا کچھ نہیں اسکو ترمذی نے وابن خزیمہ وابن حبان نے صحیح میں روایت کیا ہے۔ اور ترمذی نے اسکو حسن صحیح کہا ہے۔ نیز اسکو ابن ماجہ وبیہقی نے بھی روایت کیا ہے۔ مگر انہوں نے سونا چاندی اور اس کے بعد کا مضمون ذکر نہیں کیا ہاں بیہقی نے اتنا زیادہ کیا ہے کہ پے در پے حج وعمرہ کرنا عمر کو بڑھاتا اور فقر وگناہوں کو ایسا دور کرتا ہے جیسا بھٹی میل کو دور کرتی ہے +ع

ع مترجم عفا اللہ عنہ کہتا ہے کہ مجھے خود اس کا تجربہ ہو چکا ہے۔ بحمداللہ حج وعمرہ سے فقر دُھل گیا اُمید قوی ہے کہ انشاء اللہ گناہ بھی دُھل گئے ہوں گے ۱۲ ۔ ظ

(باقی آئندہ)

(۱۴) عبداللہ بن جبر (صحابی) رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا حج کرو کیونکہ حج گناہوں کو ایسا دھو دیتا ہے جیسا پانی میل کو صاف
کر دیتا ہے اسکو طبرانی نے اوسط میں روایت کیا ہے۔

(۱۵) حضرت ابو موسےٰ (اشعری) رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حاجی کی شفاعت چار سو گھرانوں کے یا یہ
فرمایا کہ اس کے خاندان کے چار سو آدمیوں کے حق میں قبول کیجائے گی اور اپنے
گناہوں سے ایسا نکل (کر صاف ہو) جائے گا گویا آج ہی اپنی ماں کے پیٹ
سے پیدا ہوا ہے اسکو بزار نے روایت کیا ہے مگر اس کے ایک راوی کا نام
ظاہر نہیں کیا گیا۔

(۱۶) عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ حاجی کا اونٹ جو قدم اٹھاتا اور جو قدم
رکھتا ہے ہر اک کے بدلہ میں اسکے واسطے اللہ تعالیٰ کے یہاں ایک نیکی لکھی جاتی 9
یا ایک گناہ معاف ہو جاتا یا ایک درجہ بلند کیا جاتا ہے اسکو بیہقی نے روایت
کیا اور ابن حبان نے صحیح میں ایک حدیث کے ضمن میں بیان کیا ہے جو انشاءاللہ
آگے آئے گی۔

(۱۷) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ فرماتے ہیں کہ
میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ جو شخص بیت اللہ
کا ارادہ کر کے آئے پھر اونٹ پر سوار ہو تو اونٹ جو قدم بھی اٹھائے اور جو قدم
بھی زمین پر رکھیگا ہر اک کے عوض اللہ تعالےٰ اس کے لئے ایک نیکی لکھیں
اور ایک گناہ مٹا دیں اور ایک درجہ بڑھا دیں گے یہاں تک کہ جب بیت اللہ
کے پاس پہونچ جائے اور اس کا طواف کرے اور صفا و مروہ کے درمیان چکر
لگائے پھر سر مونڈائے یا بال کتروا دے تو اپنے گناہوں سے ایسا (پاک
صاف) نکل جاتا ہے جیسا ماں کے پیٹ سے پیدا ہونیکے وقت تھا اب

آیندہ جو عمل کرے گا وہ از سر نو ہوگا پھر ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے لمبی حدیث بیان کی۔ اسکو بیہقی نے روایت کیا ہے ÷

(۱۸) زاذان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایکبار ابن عباس سخت بیمار ہو گئے تو اُنہوں نے اپنی اولاد کو جمع کر کے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہُوئے سُنا ہے کہ جو شخص مکہ سے پیادہ پا حج کرے تو مکہ میں واپس آنے تک اللہ تعالیٰ اُس کے ہر قدم کے عوض سات سو نیکیاں لکھیں گے ہر نیکی حرم کی نیکیوں کے برابر ہوگی۔ عرض کیا گیا کہ حرم کی نیکیاں کیسی ہوتی ہیں فرمایا (حرم کی) ایک نیک ایک لاکھ نیکیوں کے برابر ہے اسکو ابن خزیمہ اور حاکم دونوں نے عیسیٰ بن سوادہ کے واسطہ سے روایت کیا ہے۔ حاکم نے تو اسکو صحیح الاسناد کہا ہے مگر ابن خزیمہ نے صحت میں تردد کرتے ہُوئے کہا ہے کہ عیسیٰ بن سوادہ کی طرف سے دل میں کچھ (کھٹک) ہے حافظ منذری فرماتے ہیں کہ بخاری نے اُنکو منکر الحدیث تبلایا ہے ÷

(۱۹) ابن عباس رضی اللہ عنہما رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ آدم علیہ السلام بیت اللہ تک ہزار دفعہ آئے ہیں کسی دفعہ بھی سوار ہو کر نہیں آئے بلکہ ہندوستان سے (کعبۃ تک) پیادہ پا آئے ہیں اسکو ابن خزیمہ نے صحیح میں روایت کر کے فرمایا ہے کہ قاسم بن عبدالرحمن (راوی) کی طرف سے دل میں کچھ (کھٹک) ہے حافظ منذری فرماتے ہیں کہ یہ قاسم بہت کمزور ہے ÷

(۲۰) حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حج کرنے والے اور عمرہ کرنے والے اللہ تعالیٰ کے مہمان ہیں وہ اگر دعا کریں اللہ تعالیٰ قبول فرماتے ہیں مانگتے ہیں تو (مراد) عطا فرماتے ہیں اسکو بزار نے روایت کیا اور اسکے سب راوی ثقہ ہیں ÷

(۲۱) عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وسلم نے فرمایا اللہ کے راستہ میں غازی اور حج کرنے والا اور عمرہ کرنے والا یہ سب
اللہ تعالیٰ کے مہمان ہیں اللہ سے دعا کریں تو قبول ہوگی مانگیں گے تو مراد عطا ہوگی اسکو
ابن ماجہ نے روایت کیا اور الفاظ انہی کے ہیں اور ابن حبان نے بھی روایت کیا
ہے دونوں نے عمران بن عیینہ کے واسطہ سے عطا ابن السائب سے روایت کیا ہے

(۲۲) ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا حج اور عمرہ کرنے والے اللہ تعالیٰ کے مہمان ہیں اگر وہ اللہ تعالیٰ سے
دعا کریں تو قبول ہوگی اور مغفرت چاہیں تو مغفرت کی جائے گی اسکو نسائی و ابن
ماجہ و ابن خزیمہ و ابن حبان نے صحیح میں روایت کیا ہے ان دونوں کے
الفاظ یہ ہیں کہ اللہ کے مہمان تین قسم کے لوگ ہیں حج کرنیوالے اور عمرہ کرنے والے اور
غازی۔ اور ابن خزیمہ نے غازی کو مقدم کیا ہے۔

(۲۳) ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا حاجی کی مغفرت ہو جاتی ہے اور اسکی بھی جس کے لئے حاجی دعائے
مغفرت کر دے اسکو بزار نے اور طبرانی نے صغیر میں روایت کیا ہے مگر ان
دونوں کے الفاظ یہ ہیں کہ (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا) اے اللہ
حاجی کو بخشدے اور جس کے لئے حاجی دعائے مغفرت کرے اسکو بھی بخشدے
حاکم نے اسکو شرط مسلم پر صحیح کہا ہے۔ حافظ منذری فرماتے ہیں کہ اسکی سند
میں شریک۔ قاضی ہیں اور ان سے مسلم نے صرف متابعات میں روایت
کی ہے (اصول میں نہیں کی) اور ان کے متعلق انشاء اللہ گفتگو آئے گی +

(۲۴) عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اس بیت اللہ سے نفع حاصل کر لو۔ کیونکہ وہ دو مرتبہ
گرایا جا چکا ہے اور تیسری دفعہ میں (آسمان پر) اٹھا لیا جائے گا۔ اس کو
بزار و طبرانی نے کبیر میں اور ابن خزیمہ و ابن حبان نے صحیح میں۔ اور
حاکم نے (مستدرک میں) روایت کیا ہے۔ حاکم نے اسکی سند کو صحیح بتلایا ہے

ابن خزیمہ یہ کہتے ہیں کہ تیسری دفعہ میں اُٹھائے جانیکا مطلب یہ ہے کہ تیسری دفعہ کے بعد اُٹھا لیا جائے گا +

(۲۵) عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ جب آدم علیہ السلام جنت سے آتارے گئے تو اللہ تعالیٰ نے اُن سے فرمایا کہ میں تمہارے ساتھ (دنیا میں) ایک گھر یا مکان بھی آتارنے والا ہوں جس کے گرد اُسی طرح طواف کیا جائے گا جیسا میرے عرش کے گرد طواف کیا جاتا ہے اور اُس کے پاس اُسی طرح نماز پڑھی جائے گی جیسا میرے عرش کے پاس نماز پڑھی جاتی ہے۔ پھر جب طوفان (نوح) کا زمانہ آیا تو بیت اللہ اٹھا لیا گیا اس کے بعد انبیاء علیہم السلام اُس کا حج کرتے تھے مگر اُس کی جگہ (پوری طرح تعیین کے ساتھ) انکو معلوم نہ تھی تو اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو اُسکی جگہ (متعین کر کے) تبلائی اور اُنہوں نے پانچ پہاڑوں
(کے پتھروں) سے اُسکی عمارت قائم کی ۱ جبل حراء ۲ جبل ثبیر ۳ جبل لبنان ۱۲
۴ جبل الطور ۵ جبل الخیر پس جتنا تم سے ہو سکے اِس سے نفع حاصل کرو۔ اسکو طبرانی نے کبیر میں موقوفاً روایت کیا ہے اور اسکی سند کے راوی صحیح کے راوی ہیں

(۲۶) ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے حج کرنے میں جلدی کرو۔ یعنی حج فرض ادا کرنے میں کیونکہ تم میں سے کسی کو خبر نہیں کہ اسکو کیا بات پیش آجائے (جس کی وجہ سے حج نہ کر سکے) اسکو ابوالقاسم اصبہانی نے روایت کیا ہے **ف** اسی لئے حنفیہ کے نزدیک صحیح یہ ہے کہ حج واجب علی الفور ہے۔ یعنی فرض ہو جانے کے بعد اسکی ادا میں جلدی کرنا واجب ہے دیر کرنے سے گناہ ہوگا۔

(۲۷) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کے پاس وحی بھیجی اے آدم!

اس بیت اللہ کا حج اِس سے پہلے کر لو کہ تمکو کوئی حادثہ پیش آ جاتے عرض کیا اور
مجھے کیا حادثہ پیش آئے گا۔ فرمایا جسکی تمکو خبر نہیں اور وہ موت ہے آدم علیہ
السلام نے عرض کیا کہ موت کیا چیز ہے فرمایا عنقریب تم اُس کا مزا چکھ لوگے
عرض کیا اور میں اپنے اہل وعیال کا محافظ کسے بناؤں؟ فرمایا اس کام کو
آسمانوں اور زمین اور پہاڑوں کے سامنے پیش کرو۔ اُنھوں نے آسمانوں کے
سامنے یہ خدمت پیش کی تو وہ انکار کر گئے زمین کے سامنے یہ خدمت پیش کی
تو اُس نے بھی انکار کر دیا پہاڑوں کے سامنے پیش کی تو اُنہوں نے بھی منظور
نہ کی بالآخر اُن کے ایک بیٹے نے یہ کام اپنے ذمہ لیا جو اپنے بھائی کا قاتل
بنا۔ اِس کے بعد حضرت آدم علیہ السلام زمین ہند سے روانہ ہوئے۔ ہر جس
منزل میں بھی وہ کہانے پینے کو قیام کرتے تھے وہ اُن کے بعد آبادبستی
بن گئی یہاں تک کہ مکہ پہونچے تو فرشتوں نے اُن کا استقبال کیا اور کہا
اے آدم السلام علیک آپ کا حج قبول ہو گیا۔ دیکھو ہم نے تم سے دو ہزار ۱۳
برس پہلے اِس بیت اللہ کا حج کیا ہے حضرت انس رضؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اُسوقت بیت اللہ سرخ یاقوت سے بنا ہوا
تہا جو اندر سے کہوکرا تھا اُس کے دو دروازے تہے جو شخص اِس کے
گرد طواف کرتا وہ اندر والے کو دیکھتا تہا اور جو اندر ہوتا وہ باہر کے
طواف کرنے والے کو دیکھتا تہا جب آدم علیہ السلام افعال حج سے
فارغ ہو چکے تو اللہ تعالیٰ نے وحی نازل فرمائی کہ اے آدم تم نے اپنے
حج کے ارکان ادا کر لیے؟ عرض کیا ہاں اے میرے پروردگار! فرمایا
اچھا اب اپنی مراد مانگو تمکو دی جائے گی۔ عرض کیا میری مراد یہ ہے کہ
میری خطا اور میری اولاد کے گناہ معاف فرما دیئے جائیں۔ فرمایا اے آدم!
تمہاری خطا تو ہم اُسیوقت معاف کر چکے ہیں جب تم اس میں مبتلا ہوئے
تہے رہے تمہاری اولاد کے گناہ تو جو اُنمیں سے مجھے پہچان لے اور مجھپر

ایمان لے آئے اور میرے رسولوں اور کتابوں کی تصدیق کرے گا ہم اس کے گناہ بخشدیں گے اسکو بھی اصبہانی نے روایت کیا ہے۔

(۲۸) ابو جعفر محمد بن علی رضی اللہ عنہما سے مروی ہے وہ اپنے باپ سے وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو مرد یا عورت اللہ تعالیٰ کی خوشی کی جگہ میں کچھہ خرچ کرنیسے بخلؑ کرے گا وہ اس سے کئی گنا زیادہ خدا کی ناراضی میں خرچ کرے گا اور جو شخص حج کو یعنے حج فرض کو دنیا کے کسی کام کیوجہ سے چھوڑے گا۔ وہ اس کام کے ختم ہونے سے پہلے ہی اسکی بربادی کو اپنی آنکھوں سے دیکھ لے گا اور جو شخص اپنے مسلمان بھائی کے کسی (جائز) کام میں چلنے پھرنے سے رکے گا خواہ اس کا پورا ہونا مقدر میں ہو یا نہو وہ ضرور کسی گناہ کے کام میں (کسی کا) معین بنے گا جس میں اس کو کچھہ ثواب نہ ملے گا۔ اسکو بھی اصبہانی نے روایت کیا ہے اور اس میں نکارت ہے (یعنی اس کا روایت کرنے والا ضعیف ہے اور تنہا روایت کر رہا ہے)۔ 14

(۲۹) حضرت جابر رضہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ نے فرمایا کعبہ کے ایک زبان ہے اور دو لب اور اس نے ایکبار شکایت کی کہ اے پروردگار! میری عبادت کرنے والے تھوڑے ہیں میری زیارت کرنے والے کم ہیں تو اللہ تعالےٰ نے وحی نازل کی کہ میں ایسے لوگ پیدا کرنے والا ہوں جو خشوع اور سجدہ کرنے والے ہوں گے وہ تیری طرف ایسے مشتاق ہوں گے جیسا کبوتر اپنے انڈو (دل) کی طرف مشتاق ہوتا ہے اسکو طبرانی نے اوسط میں روایت کیا ہے۔

(۳۰) حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نبی اللہ داؤد علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ سے عرض کیا اے پروردگار! آپ کے اوپر آپ کے بندوں کا کیا حق ہے جب وہ آپ کی

ع بضن بالضاد المعجمۃ ای یبخل ویشح ۱۲ منہ

زیارت کو آپ کے گھر پر آئیں فرمایا ہر مہمان کا میزبان پر حق ہوتا ہے۔
اے داؤد ان کا حق میرے اوپر یہ ہے کہ دنیا میں اُن کو عافیت دوں اور جب اُن سے (قیامت میں) ملوں تو اُنکی مغفرت کر دوں اسکو بھی طبرانی نے اوسط میں روایت کیا ہے۔

(۳۱) حضرت سہل رضؓ بن سعد سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اللہ کے راستہ میں مجاہد بنکر یا حاجی بنکر لا الہ الا اللہ کہتا ہوا یا لبیک پکارتا ہوا چلتا ہے۔ آفتاب اُس کے گناہوں کو اپنی ساتھ لیکر ڈوب جاتا۔ اور یہ اُن سے (پاک صاف ہو کر) نکل جاتا ہے اسکو بھی طبرانی نے اوسط میں روایت کیا ہے۔

(۳۲) عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس مسجد منیٰ میں بیٹھا ہوا تھا کہ دو شخص ایک انصاری ایک ثقفی حاضر ہوئے اور سلام کر کے کہنے لگے یا رسول اللہ ہم حضور سے کچھ دریافت کرنے آئے ہیں فرمایا اگر تم چاہو تو میں ہی بتلا دوں کہ تم کیا دریافت کرنے آئے ہو۔ اور اگر چاہو تو میں خاموش رہوں اور تم سوال کرو دونوں نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ ہی تبلا دیجیے حضورؐ نے انصاری سے فرمایا کہ تم مجھسے یہ دریافت کرنے آئے ہو کہ بیت الحرام کے ارادہ سے جو تم اپنے گھر سے نکلے ہو اہیں تم کو کیا ثواب ملتا ہے نیز طواف کی رکعتوں اور اُس کے ثواب اور صفا و مروہ کی سعی اور اُس کے ثواب اور وقوف عرفہ و رمی جمار و قربانی اور طواف زیارت وغیرہ کا ثواب دریافت کرنا چاہتے ہو۔ انصاری نے کہا قسم اُس ذات کی جس نے آپکو نبی برحق بنا کر بھیجا ہے واقعی میں یہی باتیں دریافت کرنے آیا ہوں۔ حضورؐ نے فرمایا کہ تم جب اپنے گھر سے بیت اللہ کا ارادہ کر کے نکلے ہو تو تمھاری اونٹنی جو قدم زمین پر رکھتی تھی اور اُٹھاتی تھی۔ اُس کے عوض تمھارے لیے ایک نیکی لکھی گئی

اور ایک گناہ مٹا دیا گیا اور طواف کے بعد کی رکعتیں اولاد اسمٰعیل علیہ السلام میں سے
ایک غلام آزاد کرنے کے برابر ہیں اور صفا و مروہ کی سعی ستر غلاموں کے آزاد
کرنے کی برابر ہے اور وقوف عرفات کی شان یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اس دن دنیا کے
آسمان پر نزول فرماتے اور فرشتوں پر تمھاری وجہ سے اپنی خوشی کا اظہار فرماتے
ہیں کہ دیکھو میرے بندے پریشان حال پریشان بال دور دراز کی مسافت
طے کرکے میری رحمت کی امید پر آئے ہیں۔ میرے بندو! اگر تمھارے گناہ شمار
میں ریت (کے ذرات) کی یا بارش کے قطرات کی یا سمندر کے جھاگوں کی برابر
بھی ہوں میں اُنکو بھی بخشدوں گا میرے بندو! جاؤ بخشے بخشائے واپس
ہو جاؤ تمہاری بھی مغفرت کر دی گئی اور جس کی تم سفارش کرو۔ اُسکی بھی۔
اور رمی جمار (یعنی کنکریاں مارنے) کا ثواب یہ ہے کہ جو کنکری تم مارتے ہو
ہر اک کے عوض تمھارا ایک بڑا گناہ معاف ہو جاتا ہے جو ہلاک کرنیوالا تھا۔
رہی قربانی سو وہ تمھارے پروردگار کے پاس تمہارے لئے ذخیرہ بنکر رہتی ہے
(جو قیامت میں بہت کام آئے گی) رہا سر مونڈنا تو اسمیں ہر بال کے عوض تمکو
ایک نیکی ملتی ہے اور ایک گناہ معاف ہو جاتا ہے اور اس کے بعد جو تم بیت اللہ
کا طواف (زیارت) کرتے ہو تو اسوقت تم گناہوں سے پاک صاف
ہو کر طواف کرتے ہو ایک فرشتہ اسوقت اگر تمھارے شانوں کے درمیان
اپنے ہاتھ رکھ کر کہتا ہے کہ اب آیندہ از سر نو عمل کرو۔ کیونکہ گذشتہ تو سب
معاف کر دیئے گئے۔ اسکو طبرانی نے کبیر میں اور بزار نے روایت کیا
ہے اور الفاظ بزار ہی کے ہیں وہ فرماتے ہیں کہ یہ حدیث چند طرق سے
مروی ہے مگر اس طریق سے بہتر اور کوئی طریق ہمارے علم میں نہیں (حافظ)
منذری فرماتے ہیں کہ اس طریق میں کوئی بات نہیں ہے اِس کے راوی سب توثیق
سے سرفراز کئے گئے ہیں۔ اور اسکو ابن حبان نے بھی صحیح میں روایت کیا ہے
اُن کے الفاظ وقوف عرفہ کے بیان میں انشاء اللہ آئیں گے۔ طبرانی نے اوسط میں

(باقی آیندہ)

اس حدیث کو عبادہؓ بن صامت کے واسطہ سے بھی روایت کیا ہے۔ اس کے
الفاظ یہ ہیں کہ جب تم بیت عتیق (کعبہ) کا ارادہ کرتے ہو تو اس میں یہ ثواب ہے کہ
تم یا تمھاری سواری جو قدم بھی زمین پر رکھے یا اُٹھائے ہر ایک کے عوض
ایک نیکی لکھی جاتی ہے اور ایک درجہ بلند ہوتا ہے۔ رہا وقوف عرفہ تو اللہ تعالے
اسوقت اپنے فرشتوں سے فرماتے ہیں کہ میرے بندے یہاں کیوں آئے
وہ عرض کرتے ہیں کہ یہ آپکی خوشنودی اور جنت کے طالب ہو کر آئے ہیں
اللہ تعالیٰ اسپر فرماتے ہیں کہ میں اپنے آپ کو اور اپنی ساری مخلوق کو
گواہ کرتا ہوں کہ میں نے ان سب کو بخشدیا۔ اگرچہ ان کے گناہ شمار میں
زمانہ کے ایام کے برابر ہوں یا ریگستان عالج کے ریت کے برابر ہوں۔ رہا
کنکریاں مارنا تو اس کے متعلق اللہ تعالیٰ کا یہ ارشاد ہے کہ کسی شخص کو
معلوم نہیں کہ نیک بندوں کے لئے اُن کے اعمال کے صلہ میں کیا کچھ
آنکھوں کی ٹھنڈک مخفی طور سے تیار کیگئی ہے رہا سر مونڈنا تو جو بال بھی ۱۷
تمہارے بالوں میں سے زمین پر گرے گا وہ قیامت کے روز تمہارے واسطے
نور ہوگا۔ اور طواف وداع کی یہ شان ہے کہ تم اُس وقت گناہوں سے
ایسے (پاک صاف) نکل جاتے ہو جیسے آج ہی ماں کے پیٹ سے پیدا
ہوئے۔ اور ابو القاسم اصبہانی نے اِس حدیث کو حضرت انس کے واسطہ
سے اسطرح روایت کیا ہے۔ مگر (بعض الفاظ میں تفاوت ہے چنانچہ) اُس کا
عنوان یہ ہے کہ وقوف عرفات کا ثواب تو یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ عرفات
(میں وقوف کرنے) والوں پر نظر (عنایت) فرماتے ہوئے ارشاد فرماتے
ہیں کہ میرے بندے پریشان حال غبار آلودہ ہو کر بہت دور دراز سے
آئے ہیں۔ پھر فرشتوں کے سامنے عرفات والوں کی وجہ سے اللہ تعالیٰ اپنی
خوشی کا اظہار فرماتے ہیں۔ پس اگر تمہارے گناہ شمار میں ریگستان عالج کے
ذرات کے برابر ہوں یا آسمان کے تاروں اور بارش اور سمندر کے قطروں کے

برابر ہوں جب بھی اللہ تعالی تمہارے سب گناہوں کو معاف فرما دیں گے رہا کنکریاں مارنا تو یہ عمل تمہارے واسطے خدا تعالی کے یہاں سخت ضرورت اور حاجت کے وقت کے لئے ذخیرہ رکھا جائے گا اور سر مونڈانے کی شان یہ ہے کہ جو بال تمہارے سر سے گرے گا وہ قیامت کے دن تمہارے واسطے نور ہوگا اور اس کے بعد جو بیت اللہ کا طواف کرتے ہو تو گناہوں سے پاک ہو کر) تم اس حالت میں واپس ہوتے ہو جیسے ماں کے پیٹ سے پیدا ہوئے تھے

ف۔ اللہ تعالی کا فرشتوں سے یہ دریافت فرمانا کہ میرے بندے یہاں کیوں آئے صرف اس واسطے ہے تاکہ مسلمانوں کی شرف اور بزرگی کا دوسروں کی زبان سے بھی اقرار ہو جائے ورنہ اللہ تعالی کو تو سب کچھ معلوم ہے مگر وہ عاشق نواز ہیں اپنے عشاق کے ذرا ذرا سے کام کی قدر فرماتے اور تمام مخلوق کے سامنے اُسکو جتلاتے ہیں کہ دیکھو میرے بندے ایسے ہیں اور ایسے ہیں کس قدر محروم ہے وہ انسان جو ایسے قدردان محبوب حقیقی پر بھی جان فدا نہ کرے ؎ ۱۸

ما نبودیم و تقاضا ما نبود — لطفِ تو ناگفتۂ ما می شنود

(۳۳) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص حج کے لئے نکل کھڑا ہوا پھر (راستہ میں) مر گیا اُسکو قیامت تک حج کرنے والے کا ثواب ملتا رہے گا۔ اور جو شخص عمرہ کے لئے نکلا پھر مر گیا اُسکو قیامت تک عمرہ کرنے والے کا ثواب ملتا رہے گا اور جو جہاد کے لئے غازی بنکر نکلا پھر (راستہ میں) مر گیا اُسکو قیامت تک غازی کا ثواب ملتا رہیگا اسکو ابو یعلی نے محمد بن اسحق کی روایت سے بیان کیا ہے۔ باقی سب راوی ثقہ ہیں۔

۳۴۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اس راستہ میں حج و عمرہ کے لئے نکل کھڑا ہوا پھر

(حج وعمرہ کرنے سے پہلے) مرگیا اُس کا نہ حساب کتاب ہوگا نہ پیشی ہوگی اور اُس سے کہا جائے گا جنت میں جاؤ حضرت عائشہؓ کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بھی فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ طواف کرنے والوں سے اپنی خوشی کا اظہار فرماتے ہیں اسکو طبرانی وابو یعلی ودار قطنی وبیہقی نے روایت کیا ہے +

(۳۵) حضرت جابرؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ بیت اللہ اسلام کے ستونوں میں سے ایک ستون ہے تو جو شخص حج وعمرہ کرے وہ خدا کی ذمہ داری میں ہے اگر مر جائے تو اللہ تعالیٰ اُسکو جنت میں داخل کر دیں گے اور اگر زندہ اپنے گھر کو لوٹا تو اللہ تعالیٰ اُسکو ثواب وغنیمت دیکر لوٹائیں گے۔ اسکو طبرانی نے اوسط میں روایت کیا ہے +

(۳۶) حضرت جابرؓ ہی سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص مکہ کے راستہ میں مر جائے خواہ جاتے ہوئے یا لوٹتے ہوئے اُس سے نہ حساب ہوگا نہ اُسکی پیشی ہوگی اور اُسکی مغفرت کر دی جاوے گی۔ 19

(۳۷) عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ عرفات میں ٹھہرا ہوا تھا کہ دفعۃً اونٹنی کے اوپر سے گرنے اور گردن ٹوٹنے سے مر گیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اسکو پانی اور بیری کے پتوں سے غسل دو اور انہی دو کپڑوں میں (جو احرام کے واسطے اُس کے بدن پر تھے) کفن دیدو اور اُس کا سر مت ڈھانکو نہ خوشبو لگاؤ کیونکہ یہ قیامت میں لبیک پکارتا ہوا اُٹھے گا اسکو بخاری ومسلم وابن خزیمہ نے روایت کیا ہے۔ ان کی دوسری روایت کے الفاظ یہ ہیں کہ ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا کہ احرام کی حالت میں اونٹنی نے گرا کر اُسکی گردن توڑ دی اور وہ مر گیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسکو بیری کے پتوں اور پانی سے غسل دو اور اسی کے (احرام کے) دو کپڑوں میں کفن دیدو اور اسکو خوشبو نہ لگاؤ نہ اس کا سر ڈھانکو کیونکہ یہ

قیامت میں لبیک پکارتا ہوا اُٹھے گا مسلم کی ایک روایت میں یہ بھی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا کہ اسکو بیری کے پتوں اور پانی سے غسل دیں اور اس کا منہ کہولدیں اور شاید سر کہولنے کا بھی حکم دیا۔ کیونکہ وہ قیامت میں چلاتا ہوا (لبیک کہتا ہوا) اٹھے گا۔ **ف** سر کہولنا اور منہ کہولنا اِس شخص کے لئے مخصوص تہا جسکی وجہ بھی حضورؐ نے بتلادی کہ وہ لبیک پکارتا ہوا اُٹھے گا۔ چونکہ دوسروں کے متعلق بدون دلیل کے ایسا حکم نہیں لگایا جاسکتا اسلئے عام احرام والے احرام کی حالت میں مرجائیں تو اُن کے ساتھ وہی معاملہ ہوگا جو اور مردوں سے ہوتا ہے کیونکہ موت سے عمل ختم ہوجاتا ہے اور اُس کے احکام بھی ختم ہوجاتے ہیں پس موت کے بعد احرام کے احکام باقی نہ رہیں گے حنفیہ کا یہی مذہب ہے، واللہ اعلم ۱۲۔ مترجم۔

۲۰ حج اور عمرہ میں خرچ کرنے کی ترغیب
اور
جو ان میں حرام مال خرچ کرے اُس کے لئے وعید

۱۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن کے عمرہ کے وقت فرمایا اے عائشہؓ! تم کو ثواب بقدر تمہاری مشقتعہ اور خرچ کے ملے گا اسکو حاکم نے روایت کیا اور بخاری مسلم کی شرط پر صحیح الاسناد کہا ہے اور حاکم کی ایک صحیح روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ تم کو تمہارے عمرہ میں بقدر نفقہ کے ثواب ملے گا۔

۲۔ حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ حج میں خرچ کرنا اللہ کے راستہ میں (جہاد کے لئے) خرچ کرنے کے

عہ قال المنذری النصب ھو التعب وزنا ومعنی ۱۲ منہ

مثل ہے کہ سات سو گنا ثواب ملتا ہے اسکو احمد نے اور طبرانی نے اوسط میں اور بیہقی نے روایت کیا ہے اور احمد کی اسناد حسن ہے۔ اور طبرانی نے اوسط ہی میں حضرت انسؓ بن مالک سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حج میں خرچ کرنا اللہ کے راستہ میں (جہاد کے لئے) خرچ کرنے کے مثل ہے کہ ایک درہم سات سو درہم کے برابر ہوگا۔

۳۔ عمرو بن شعیب اپنے باپ سے وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حج وعمرہ کرنے والے اللہ تعالیٰ کے مہمان ہیں۔ اگر سوال کریں گے دیا جائے گا اگر دعا کریں گے قبول کی جائے گی اگر خرچ کریں گے اوس کا عوض مل جائے گا۔ قسم اُس ذات کی جس کے قبضہ میں ابوالقاسم (صلی اللہ علیہ وسلم) کی جان ہے جو تکبیر کہنے والا کسی اونچی جگہ پر تکبیر کہتا۔ اور جو لاالہ الااللہ کہنے والا کسی بلندی پر لاالہ الااللہ کہتا ہے تو اُس کے سامنے کی تمام زمین (اور 21
درخت وغیرہ) تکبیر وتہلیل کرتی ہیں۔ یہاں تک کہ زمین کے خاتمہ پر پہونچکر سلسلہ منقطع ہوجاتا ہے (بیہقی)

۴۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حج کرنے والے اور عمرہ کرنے والے اللہ تعالیٰ کے مہمان ہیں جو مانگتے ہیں ملتا ہے جو دعا کرتے ہیں قبول ہوتی ہے اور جو کچھ خرچ کرتے ہیں اُس کا عوض دیدیا جاتا ہے اور اُن کا ایک درہم دس لاکھ دراہم کے برابر ہوتا ہے (بیہقی)

۵۔ جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ حاجی کبھی مفلس محتاج نہیں ہوتا۔ قیل لجابر ما الامعا قال ما افتقر (طبرانی دراوسط وبزار) اس کے راوی صحیح بخاری کے راوی ہیں

ف افسوس آجکل اہل اسلام کو اپنے افلاس وفقر کا رات دن رونا ہے۔ اور

۱؎ النشز بفتح النون واسکان الشین المعجمۃ وبالزای ھوالمکان المرتفع ۱۲ منہ

لیڈر تو لکچروں میں اور اخباری تحریروں میں اسکی واویلا کرتے کرتے تھک گئے اور بعض بیدینوں نے مسلمانوں کے افلاس کا علاج سود دینے میں بتلایا بعض نے بیمہ کمپنیوں میں اسکی دوا بتلائی مگر آجتک کسی نے طبیب حقیقی سے رجوع کرکے علاج دریافت نہ کیا۔

مسلمانو! آؤ اور ان عطائی رہزنوں کی باتیں چھوڑ کر سردارِ دوعالم محبوب رب العالمین خاتم الانبیاء والمرسلین سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ سے افلاس و فقر کا علاج معلوم کرو۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ افلاس و فقر کا مٹانیوالا حج وعمرہ ہے۔ مسلمانو! سب سے زیادہ سچے انسان کی بات کو آزماؤ! اور حج وعمرہ کرکے دیکھو کہ تمہارا فقر و افلاس کس طرح مٹتا اور تم کیونکر دین و دنیا کی راحت حاصل کرتے ہو۔ اسپر شاید کوئی یہ شبہ کرے کہ غریب آدمی حج کیونکر کرے گا تو میں کہونگا کہ پھر غریب آدمی کو تجارت کا سبق کس لئے دیا جاتا ہے
۲۲ تجارت بھی تو بدون روپے کے نہیں ہوسکتی۔ اور مسلمانوں کو سود لینے کا سبق کیوں پڑھایا جاتا ہے۔ سود لینا بھی تو روپیہ جمع کرنے کے بعد ہی ہوسکتا ہے پس غریب آدمی کو چاہیئے کہ تھوڑا تھوڑا کرکے حج کے واسطے رقم جمع کرنے کی کوشش کرے اور اگر وہ مضبوط ہو کر اس کے لئے کوشش کرے گا اور اپنے زائد اسباب اور فضول چیزوں کو بیچنے میں لگے گا تو سال بھر میں یا دو تین سال میں چار سو روپیہ جمع ہو جانا کچھ مشکل نہیں ہے جو حج کے لئے کافی ہے گو سفر مدینہ کے لئے کافی نہو سو مدینہ کا سفر غریب آدمی پر ضروری نہیں جب حج کی برکت سے اللہ تعالیٰ اُسکو فقر و افلاس سے نکالدیں گے تو دوبارہ سفر مدینہ بھی مشکل نہیں اور اگر ہمت و محبت ہو تو غریب آدمی پیادہ بھی مکہ سے مدینہ جا سکتا ہے۔
اگر سب مسلمان حج کے اہتمام میں لگ جائیں تو دعوے سے کہا جاتا ہے کہ ساری قوم افلاس سے نکل جائے گی مگر مناسب یہ ہے کہ حج میں نیت صرف یہی رہے کہیں کہ اللہ تعالیٰ راضی ہوں گے افلاس دفع کرنے کی نیت نہ کی جائے کہ وہ تو خود بخود

دفع ہوجائے گا۔کیونکہ حج وعمرہ کی خاصیت یہ ہے کہ اِس سے افلاس رفع ہوجاتا ہے خواہ اسکی نیت کیجائے یا نہ کیجائے۔ اور یہاں سے معلوم ہوا کہ شریعت کے احکام میں خدا تعالیٰ کی خوشنودی کے ساتھ مسلمانوں کی دنیوی راحت کا بھی انتظام کیا گیا ہے شریعت کے جتنے احکام ہیں وہ دین ودنیا دونوں کو درست کرنے والے ہیں مگر اصلی مقصود خدا کو راضی کرنا ہے دنیا کی منفعت اسکی باندی بنکر ساتھ ساتھ آجاتی ہے احکام شرعیہ سے اصلی مقصود دنیا نہیں ہے خوب سمجھہ لو۔ ۱۲ مترجم۔

۱۷- حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب حاجی حج کے واسطے پاک مال لیکر چلتا ہے اور رکابعہ میں پیر رکھہ کر لبیک اللھم لبیک پکارتا ہے تو آسمان سے ایک پکارنیوالا اوسکو جواب دیتا ہے۔ لبیک وسعدیک. تیرا توشہ حلال اور سواری
۲۳ بھی حلال ہے۔ اور تیرا حج بھی مقبول ہے جس سے کوئی گناہ نہیں رہا اور جب خبیث حرام مال لیکر چلتا اور رکاب میں پیر ڈالکر لبیک اللھم لبیک پکارتا ہے تو آسمان سے ایک پکارنیوالا جواب دیتا ہے کہ تیری لبیک قبول ہے اور نہ تیری امداد کی جائے گی۔ تیرا توشہ بھی حرام۔ تیرا نفقہ بھی حرام اور تیرا حج بھی مردود۔ اور تیرے واسطے وبال جان ہے (طبرانی در اوسط) اور اصبہانی نے اسکو اسلم مولیٰ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہما سے مرسلاً روایت کیا ہے۔

ف حج میں حرام مال سے بچنے کی پوری کوشش کرنا چاہئے اگر کسی کے پاس حلال مال نہو تو کم ازکم یہ صورت کرے کہ کسی ہندو سے رقم قرض لے لے اور اسکو اپنی رقم سے الگ رکھے اور ایک دو دن کے یا ایک دو گھنٹہ کے بعد اپنے پاس کی رقم سے اس کا قرض ادا کردے اس طرح حج میں حلال رقم ہی ساتھ رہی گی

عہ الغرز بفتح الغین المعجمۃ وسکون الراء بعدھا زای ھو رکاب من جلد ۱۲ منہ

فان الکفار غیر مخاطبین بالفروع فکل ما عندھم من غیر سرقۃ وغصب حلال لنا واللہ تعالیٰ اعلم ۱۲۔منہ

رمضان میں عمرہ کرنے کی ترغیب

۱۔حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حج کا ارادہ کیا تو ایک عورت نے اپنے شوہر سے کہا کہ مجھے بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حج کرادو۔ اُسنے کہا کہ میرے پاس کوئی ایسی سواری نہیں ہے جسپر تمکو حج کے لیے لیجاؤں عورت نے کہا تمہارے پاس وہ ایک اونٹ تو (زائد) ہے اُسپر مجھے لیجلو! کہا وہ تو اللہ کے راستہ میں وقف کردیا گیا ہے۔ پھر یہ شوہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ میری بیوی حضور کی جناب میں سلام عرض کرتی ہے اور اُس نے مجھ سے یہ درخواست کی تھی کہ آپکے ساتھ حج کرے میں نے کہا میرے پاس تمہارے لئے کوئی سواری نہیں اُسنے کہا وہ اونٹ تو ہے مجھے اُسپر حج کرادو۔ میں نے کہا وہ تو اللہ کے راستہ میں وقف کردیا گیا ہے۔ حضور نے فرمایا اگر تم اپنی بیوی کو اس اونٹ پر حج کرادو گے تو یہ (کام) بھی اللہ کے راستہ ہی میں ہے اس کے بعد اُسنے کہا کہ میری بیوی نے یہ بھی کہا تھا کہ آپسے یہ دریافت کروں کہ آپ کے ساتھ حج کرنے کے برابر کونسا عمل ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اُسکو میری طرف سے السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کہنا اور بتلا دینا کہ رمضان میں عمرہ کرنا۔ میرے ساتھ حج کرنے کے برابر ہے (ابوداؤد وصحیح ابن خزیمہ) دونوں نے پورا قصہ بیان کیا ہے اور الفاظ ابوداؤد کے ہیں اور اخیر کا حصہ دونوں میں (لفظاً بھی) برابر ہے اور بخاری ونسائی وابن ماجہ نے مختصراً

ان لفظوں سے روایت کیا ہے کہ رمضان میں عمرہ کرنا حج کے برابر ہے اور مسلم کے الفاظ یہ ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک انصاریہ سے جن کا نام ام سنان ہے فرمایا کہ تمکو ہماری ساتھ حج کرنیسے کون سا امر مانع ہوا کہا ہمارے پاس صرف دو ہی اونٹ تھے ایک پر تو میرے شوہر نے حج کیا اور دوسرا ہمارے پاس چھوڑ دیا جس سے (ہم زمین و باغات میں) پانی بہرتے تھے حضور نے فرمایا کہ جب رمضان آئے تو تم عمرہ کرلینا۔ کیونکہ رمضان کا عمرہ حج کے برابر ہے اور ایک روایت میں ہے کہ میری ساتھ حج کرنے کے برابر ہے۔ **ف** مگر اس کا یہ مطلب نہیں کہ رمضان میں عمرہ کرنے سے فرض حج ذمہ سے اتر جائے گا جس کے ذمہ حج فرض ہو اس پر عمرہ رمضان کے بعد بھی حج فرض رہے گا۔ اور یہ ایسا ہے جیسا شب قدر کے بارہ میں ارشاد ہے کہ اسمیں جو عبادت کیجائے وہ ہزار مہینوں کی عبادت سے افضل ہے اس کا یہ مطلب نہیں کہ بس شب قدر میں عبادت کرکے ہزار مہینہ تک نماز و عبادت کی ضرورت نہیں اخوب سمجھ لو۔ مترجم

25 (۳) حضرت ابن عباسؓ ہی سے روایت ہے کہ ام سلیمؓ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر کہنے لگیں کہ ابو طلحہ اور ان کے بیٹے نے تو حج کرلیا اور مجھے چھوڑ گئے حضور نے فرمایا اے ام سلیم رمضان میں عمرہ کرنا میرے ساتھ حج کرنے کے برابر ہے (صحیح ابن حبان)

(۴) اور ام معقل رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حج وداع کیا ہے اس وقت ہمارے پاس ایک اونٹ تھا جسکو (میرے شوہر) ابو معقل نے فی سبیل اللہ (وقف) کر دیا تھا اور اسیوقت ہمارے اندر بیماری چلی جسمیں ابو معقل کا انتقال ہو گیا جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حج سے واپس تشریف لائے ہوئے (راوی کا گمان ہے کہ) حضور نے ام معقل سے فرمایا کہ تمکو ہمارے ساتھ چلنے سے کیا بات مانع ہوئی؟ انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ ہم تیاری کر رہے تھے

ٰ قفل محرکہ ای رجع من سفرہ ۱۲ منہ

کہ ابو معقل فوت ہو گئے اور حج کرنے کے لئے ہمارے پاس ایک ہی اونٹ تھا جسکے متعلق ابو معقل نے یہ وصیت کر دی کہ اسکو فی سبیل اللہ (وقف) کر دیا جائے حضور نے فرمایا کہ تم اسی پر سوار ہو کر چلی آتیں کیونکہ حج بھی تو فی سبیل اللہ ہے۔ اچھا اب اگر تم کو یہ حج نہیں ملا تو تم رمضان میں عمرہ کر لینا کیونکہ (رمضان کا عمرہ) وہ بھی حج کے برابر ہے (ابوداؤد)

اور ترمذی نے اسکو مختصراً ان لفظوں سے روایت کرکے کہ رمضان میں عمرہ کرنا حج کے برابر ہے۔ حسن غریب کہا ہے۔ اور ابن خزیمہ نے بھی اسکو مختصراً روایت کیا ہے مگر ان کے الفاظ یہ ہیں کہ حج و عمرہ بھی فی سبیل اللہ ہے۔ اور رمضان کا عمرہ حج کے برابر ہے، یا حج کا قائم مقام ہے۔ اور ابوداؤد و نسائی کی ایک روایت میں ہے کہ ام معقل نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا یا رسول اللہ میں بوڑھی ہو گئی اور بیمار رہتی ہوں تو کیا کوئی عمل ایسا ہے جو میرے لئے حج کے قائم مقام ہو فرمایا رمضان میں عمرہ کرنا حج کے برابر ہے۔ ۲

(۳) ابو معقل رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا رمضان کا عمرہ حج کے برابر ہے (ابن ماجہ) اور بزار نے اور طبرانی نے کبیر میں اس مضمون کو سند جید سے ایک ایسی حدیث میں ابو طلیق سے اس طرح روایت کیا ہے کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ آپ کی ہمراہ حج کرنے کے برابر کونسا عمل ہے فرمایا رمضان میں عمرہ کرنا (حافظ منذری رح) فرماتے ہیں کہ ابو طلیق ابو معقل ہی کی دوسری کنیت ہے اسی طرح ان کی زوجہ ام معقل کی دوسری کنیت ام طلیق ہی ہے حافظ ابن عبدالبر نمری نے اسپر تنبیہ کی ہے۔

حج میں تواضع و خاکساری اور حضرات انبیاء علیہم السلام کی اتباع میں گھٹیا کپڑے پہننے کی ترغیب

(۱) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

ایک پُرانے کجاوے اور پُرانے کمبل پر (سوار ہو کر) حج کیا جو (قیمت میں چار) درہم کے برابر تھا یا اتنا بھی نہ تھا۔ پھر فرمایا اے اللہ! یہ ایسا حج ہے جس میں دکھلاوا ہے نہ شہرت (کی طلب) (ترمذی در شمائل وابن ماجہ) اور اصبہانی نے بھی اسکو روایت کیا ہے مگر اُن کے الفاظ میں (بلا تردد) یہ ہے کہ وہ چار درم کے برابر تھی اور طبرانی نے اوسط میں اسکو ابن عباس سے روایت کیا ہے۔

(۲) ثمامہ رضؓ سے روایت ہو کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے کجاوہ پر حج کیا۔ اور وہ بخیل نہ تھے (بلکہ سخی تھے لیکن خاکساری اور تواضع کے لئے کجاوہ کو اختیار کیا) اور بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کجاوہ پر حج کیا اور وہ اونٹنی ہی آپ کی سواری کی تھی بلکہ اسباب کی تھی (بخاری)

(۳) قدامہ بن عبداللہ بن عمار سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو رمی جمرہ کرتے ہوئے دیکھا خاکی رنگ کی اونٹنی پر نہ کسی کو (آپ کے سامنے سے) ہٹایا جاتا تھا نہ ہٹو بچو کہا جاتا تھا (صحیح ابن خزیمہ وغیرہ) ۲۷

(۴) ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مکہ اور مدینہ کے درمیان تھے کہ ایک میدان پر گذرے حضور نے پوچھا یہ کونسا میدان ہے لوگوں نے عرض کیا اس کا نام وادی ازرق ہے۔ فرمایا گویا میں اس وقت موسیٰ علیہ السلام کو دیکھ رہا ہوں۔ پھر آپ نے اُن کے بالوں کا کسیقدر لمبا ہونا بیان کیا جسکو داؤد راوی نے محفوظ نہیں رکھا (کہ آپ نے درازی کی مقدار کیا بیان فرمائی) وہ اپنے کان میں انگلی دیئے ہوئے اللہ تعالیٰ کی طرف لبیک کہتے ہوئے رجوع ہو رہے ہیں اور اس میدان میں گذر رہے ہیں ابن عباس فرماتے ہیں کہ اس کے بعد پھر ہم ایک گھاٹی پر گذرے آپ نے پوچھا کہ یہ کون سی گھاٹی ہے لوگوں نے عرض کیا یہ ثنیہ ہرشی ہے یا ثنیہ لفت (راوی کو شک ہے کہ انہیں کون سی گھاٹی بتلائی گئی) کیونکہ ثنیہ ہرشی جحفہ کے قریب ہے اور

عہ القطیفۃ کساء لہ خمل ۱۲ منہ

ثنیہ لغت کوہ قدید کی گھاٹی ہے ۱۲)

حضور نے فرمایا گویا میں یونس علیہ السلام کو دیکھ رہا ہوں کہ ایک سرخ اونٹنی پر سوار ہیں اُن کے جسم پر اونی جبہ ہے اور اُن کی اونٹنی کی نکیل درخت کی چھال (سے بنی ہوئی) ہے (اس شان سے وہ) اِس میدان میں لبیک کہتے ہوئے گذر رہے تھے۔

(۵) ابن عباس رضی اللہ عنہ سے ہی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسجد خیف میں (جو منیٰ میں ہے) ستر انبیاء علیہم السلام نے نماز پڑھی ہے منجملہ اُن کے موسیٰ علیہ السلام بھی تھے گویا میں اُن کو دیکھ رہا ہوں کہ اُن کے جسم پر دو قطوانی عبا ہیں اور وہ احرام باندہے ہوئے ایک اونٹ پر سوار ہیں جو قبیلۂ شنوءہ کے اونٹوں میں سے ہے اس کی نکیل درخت کی چھال کی ہے اور موسیٰ علیہ السلام کے دو زلفیں بھی ہیں (طبرانی در اوسط) اور اسکی سند حسن ہے۔

(۶) ابن عباس سے ہی روایت ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے حج میں وادی عسفان پر گذرے (جو مکہ سے دو منزل پر ہے) تو ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے پوچھا اے ابو بکر یہ کون سا میدان ہے عرض کیا وادی عسفان[۲] ہے فرمایا کہ اِس میدان میں ہود اور صالح علیہما الصلوٰۃ والسلام جوان اونٹنیوں پر جن کی نکیل چھال کی تھی سوار ہو کر گذرے ہیں اُن کی لنگیاں عبا کی تھیں اور چادریں دہاری دار کمبل کی وہ اس بیت عتیق کا حج کرنے آئے تھے

[۱] قال المنذری هرشی بفتح الهاء وسكون الراء بعدهما شين معجمة مقصور ثنية قريب الجحفة ولفت بكسر اللام وفتحها ايضا هو ثنية جبل قديد بين مكة والمدينة والخلبة بضم الخاء المعجمة وسكون اللام هي الليف كما جاء مفسرا في الحديث وقطوان بفتح القاف والطاء المهملة جميعا موضع بالكوفة تنسب اليه العبي والاكسية ۱۲ منہ

[۲] عسفان بضم العين وسكون السين المهملتين موضع على مرحلتين من مكة والبكرات جمع بكرة بسكون الكاف وهي الفتية من الابل والنمرات بكسر الميم جمع نمرة وهي كساء مخطط ۱۲ منہ

(احمد وبیہقی) اور دونوں کی سند میں زمعۃ ابن صالح سلمۃ بن وہرام سے روایت کرتا ہے اور متابعات میں ان دونوں کی روایت کا کچھ حرج نہیں اور ابن خزیمہ وغیرہ نے تو ان سے احتجاج بھی کیا ہے۔

(۷) ابن عباسؓ ہی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا موسیٰ علیہ السلام نے سُرخ بیل پر سوار ہو کر قطوانی عبا زیب تن کر کے حج کیا ہے (طبرانی) اور اسکی سند میں لیث بن ابی سلیم ہے اور باقی سب راوی ثقہ ہیں۔

ف اوپر ایک روایت میں یہ آیا ہے کہ موسیٰ علیہ السلام نے اونٹ پر سوار ہو کر حج کیا ہے اور وہی قوی ہے۔ اور یہ بھی ممکن ہے کہ موسیٰ علیہ السلام شام سے بیل پر سوار ہو کر چلے ہوں پھر زمین عرب میں پہونچکر اونٹ پر سوار ہو گئے ہوں کیونکہ پتھریلی زمین میں بیل کا چلنا دشوار ہے واللہ اعلم۔

(۸) ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میدان روحا پر ستر انبیاء ننگے پیر عبا پہنے ہوئے اللہ کے گھر کا ارادہ کر کے گذرے ہیں جن میں اللہ کے نبی موسیٰ علیہ السلام بھی تھے (ابو یعلی وطبرانی) اور یہ سند متابعات میں کچھ مضائقہ نہیں رکھتی ابو یعلی نے اسکو حضرت انس بن مالک کے واسطہ سے بھی روایت کیا ہے۔

(۹) عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا گویا میں موسیٰ علیہ السلام کو دیکھ رہا ہوں کہ احرام کی حالت میں دو قطوانی عبا پہنے ہوئے اس میدان سے گذر رہے ہیں (ابو یعلی واوسط طبرانی) اسکی سند حسن ہے **ف** ان حضرات انبیاء علیہم السلام کو جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھا تو ظاہر میں اسکی حقیقت یہ ہے کہ آپکو ان حضرات کی پہلی حالت جبکہ وہ اپنی زندگی میں حج کو آئے تھے مکشوف ہو گئی اسی وجہ سے آپ نے لفظ تشبیہ کا استعمال فرمایا کہ گویا میں دیکھ رہا ہوں۔ اور ممکن ہے کہ اس وقت ان حضرات کی ارواح جسم مثالی کے ساتھ حضور کے

حج میں شریک ہونے کو آئی ہوں جیسا معراج میں آسمانوں پر حضور کے استقبال کو پہونچ گئیں اور مسجد اقصےٰ میں آپ کے پیچھے نماز پڑھنے کو سب حضرات جمع ہو گئے تھے اور اس صورت میں لفظ تشبیہ کا استعمال اس بنار پر ہوگا کہ جسم اصلی اور جسم مثالی میں کچھ فرق ضروری ہے جسم مثالی میں کسی کو دیکھنا جسم اصلی میں دیکھنے کے برابر نہیں اس لیئے جو لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کشفی طور سے جسم مثالی میں کرتے ہیں وہ حضرات صحابہ کے برابر نہیں واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب۔

(۱۰) عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ (سچا) حاجی کون ہے؟ فرمایا جس کے بال (کنگھی تیل وغیرہ کے استعمال نہ کرنے سے) چکٹ رہے ہوں اور (بدن) میلا کچیلا ہو کہا حج (میں) کونسا (عمل) افضل ہے؟ فرمایا زور سے لبیک کہنا اور (قربانی کے ذریعہ سے جانور کا) خون بہانا کہا اور (وہ) سبیل کیا ہے (جسکی استطاعت پر حج فرض ہو جاتا ہے) فرمایا کھانے پینے کا سامان اور سواری (ابن ماجہ) بسند حسن اور ترمذی نے عبداللہ بن عمر ہی سے اسکو ان لفظوں سے روایت کیا ہے کہ ایک شخص (حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس) آیا اور عرض کیا یا رسول اللہ حج کس چیز سے فرض ہو جاتا ہے فرمایا زادو راحلہ سے (یعنی کھانے پینے کا سامان اور سواری جس کے پاس ہو اسپر حج فرض ہے) ترمذی نے اس حدیث کو حسن کہا ہے اور عبداللہ بن عمر کی ایک حدیث میں یہ مضمون گذر چکا ہے کہ تمہارا عرفات میں وقوف کرنا تو اسکی شان یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اس وقت دنیا کے آسمان پر تجلی فرماتے اور تمہارے اس عمل سے فرشتوں کے سامنے اپنی خوشی ظاہر فرماتے ہوئے ارشاد فرماتے ہیں کہ یہ میرے بندے میرے پاس پریشان بال

۱؎ الشعث بکسر العین ھو البعید العھد بتسریح شعرہ وغسلہ والتفل بفتح التاء المثناۃ فوق وکسر الفاء ھو الذی ترک الطیب والتنظیف حتی تغیرت رائحتہ والعج بفتح العین المھملۃ والتشدید الجیم ھو رفع الصوت بالتلبیۃ وقیل بالتکبیر والثج بالمثلثۃ ھو نحر البدن ۱۲ منہ

پریشان حال دور دراز کی مسافت سے میری جنت کی امید میں آئے ہیں (اس کے بعد بندوں کی طرف عنایت و رحمت سے متوجہ ہوتے اور انکو اس طرح خطاب فرماتے ہیں کہ) میرے بندو! اگر تمہارے گناہ ریت کے (ذرات) یا بارش کے قطرات یا سمندر کے جھاگ کی برابر بھی شمار میں ہوں تو میں سب کو بخشدوں گا۔ میرے بندو! اچھا تم بخشے بخشائے واپس ہو جاؤ۔ اور جس کے لئے تم سفارش کرو اسکو بھی بخشدیا گیا۔ اور ابن حبان کی روایت میں ہے کہ جب عرفات میں وقوف کیا جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ دنیا کے آسمان پر تجلی فرماتے اور (فرشتوں سے) ارشاد فرماتے ہیں کہ دیکھو! میرے بندے کیسے پریشان حال غبار آلود (ہوکر میرے پاس) آئے ہیں گواہ رہو۔ میں نے ان کے گناہ بخشدیئے اگرچہ وہ بارش کے قطرات کے برابر ہوں یا میدان عالج کے ذرات ریگ کے برابر ۔

۳۱ (۱۱) ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ آسمان کے فرشتوں کے سامنے عرفات (میں ٹھیرنے) والوں پر اپنی خوشی کا اظہار فرماتے ہوئے ارشاد فرماتے ہیں کہ دیکھو! میرے ان بندوں کو دیکھو میرے پاس پریشان بال خستہ حال ہوکر آئے ہیں (احمد و صحیح ابن حبان و مستدرک حاکم) اور حاکم نے اسکو شیخین کی شرط پر صحیح بتلایا ہے اور باب وقوف میں اس قسم کی اور بھی حدیثیں آئیں گی انشاء اللہ تعالیٰ ۔

ف ۔ مسلمانو! ذرا سوچو تو کہ حج کیسی بڑی نعمت ہے کہ اللہ تعالیٰ حجاج پر عرفات میں خاص تجلی فرماتے اور خوش ہوکر ان کو اپنا بندہ فرماتے ہیں ؎

وہ اگر کہدے مجھے اپنا غلام
سب سے پیارا نام ہو میرا یہی

اور ان کے دور و دراز کی مسافت طے کرنے کو فرشتوں کے سامنے جتلاتے ہیں کہ دیکھو انہوں نے میری محبت میں کیسی مشقت اٹھائی اور کیسی صورت بنائی ہے آہ! عاشق کے لیے وہ وقت کیسا مسرت و خوشی کا وقت ہے جبکہ محبوب اسکی محبت کی داد دے رہا ہو ؎

ادائے حق محبت عنایتیست ز دوست — وگرنہ عاشق مسکین بہیچ خرسند است

چہ مبارک سحرے بود و چہ فرخندہ شبے — آن شب قدر کہ این تازہ براتم دادند

مسلمانو! اٹھو اٹھو! حج کو چلو محبوب کے گھر کی زیارت کرو محبت کا ثبوت دو اور محبوب کی طرف سے دادِ محبت لو دیکھو وہ فرشتوں کی جماعت کے سامنے تمہاری ذاتی محبت کو کتنی قدر کے ساتھ ظاہر فرماتے اور تمکو کیسے پیارے نام سے یاد فرماتے ہیں اگر اب بھی کسی کے دلمیں جوشِ محبت نہو تو وہ سُن رکھے ؎

بشکند دستے کہ خم در گردن یارے نشد — کور بہ چشمے کہ لذت گیر دیدارے نشد

سالہا خونِ جگر در نافہ آہو جا گرفت — مشک شد اما چہ شد خالِ رخ یارے نشد

کار ما آخر شد و آخر زما کارے نشد — مشت خاکِ ما غبار کوچہ یارے نشد

اے اللہ سب مسلمانوں کو حج کا شوق عطا فرما! اور مالداروں کو حج کی توفیق دے اور اپنے اِس ناچیز بندہ کی مشت خاک کو غبار کوچہ بیت اللہ و غبار کوچہ مدینۃ الرسول
۳۱ بناوے آمین +

احرام اور پکار کے لبیک کہنے کی ترغیب

(۱) عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ حج و عمرہ یکے بعد دیگرے کیا کرو۔ کیونکہ یہ دونوں افلاس کو اور گناہوں کو ایسا دور کردیتے ہیں جیسا بھٹی لوہے اور چاندی سونے کے میل کو دور کردیتی ہے اور پاکیزہ حج کا ثواب جنت کے سوا کچھ نہیں اور جو مسلمان دن بھر احرام کی حالت میں رہے آفتاب اُس کے گناہوں کو (اپنے ساتھ) لیکر ڈوب جاتا ہے (ترمذی) اور اس حدیث کو ترمذی نے حسن صحیح بتلایا ہے اور ترمذی کے بعض نسخوں میں "اور جو مسلمان" سے اخیر تک کا مضمون نہیں اور نسائی و صحیح ابن خزیمہ میں بھی یہ حدیث ہے

(باقی آئندہ)

مگر یہ زائد مضمون نہیں۔ اور رزین نے اس میں اتنا اور زیادہ کہا ہے اور جو مومن اللہ کے لئے حج کا لبیک کہتا ہے اُس کے لئے وہ تمام چیزیں گواہی دیں گی جو اس کے دائیں اور بائیں ہیں زمین کے انتہائی حصہ تک۔" مگر میں نے یہ مضمون نہ ترمذی کے کسی نسخہ میں دیکھا نہ نسائی کے" **ف** مطلب یہ ہے کہ عبداللہ بن مسعود کی حدیث میں یہ مضمون اہل صحاح نے بیان نہیں کیا گو دوسرے صحابہ کی حدیثوں میں بیان کیا ہے جیسا آگے آتا ہے۔

(۲) سہل بن سعد رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا جو لبیک کہنے والا لبیک کہتا ہے تو اُسکے دائیں بائیں جسقدر پتھر یا درخت یا ریت ہے منتہائے زمین تک سب لبیک کہتے ہیں۔ (ترمذی و ابن ماجہ وبیہقی) سب نے اسمٰعیل بن عیاش کے واسطہ سے عمارہ بن غزیہ سے ابو حازم سے سہل سے روایت کیا ہے۔ اور ابن خزیمہ نے صحیح میں عبیدہ ابن حمید کے واسطہ سے عمارہ بن غزیہ سے ابو حازم سے سہل سے روایت کیا ہے اور حاکم نے بھی اسکو روایت کیا ہے اور شرط شیخین پر صحیح کہا ہے۔ ۳۳

(۳) خلاد بن سائب اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے پاس جبریل علیہ السلام آئے اور مجھے حکم دیا کہ اپنے اصحاب کو احرام اور تلبیہ میں آواز بلند کرنیکا حکم دوں (مالک ابو داؤد۔ نسائی۔ ابن ماجہ ترمذی) اور ترمذی نے اِس حدیث کو حسن صحیح کہا ہے اور ابن خزیمہ نے بھی اپنی صحیح میں اسکو روایت کیا ہے اور ابن ماجہ نے اتنا زیادہ کیا ہے کہ "آواز بلند کرنا حج کا خاص نشان ہے"

(۴) زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جبریل علیہ السلام میرے پاس آئے اور کہا اپنے اصحاب کو حکم دیجئے کہ لبیک کہتے ہوئے اپنی آواز بلند کیا کریں کیونکہ یہ حج کی خاص نشانی ہے (ابن ماجہ۔ ابن خزیمہ۔ ابن حبان۔ حاکم) اور حاکم نے اسکو صحیح الاسناد کہا ہے۔

(۵) ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

فرمایا جو کوئی لا الہ الا اللہ کہنے والا آوازؔ بلند کرتا ہے اسکو خوشخبری دی جاتی ہے اور جو تکبیر کہنے والا تکبیر کہتا ہے اسکو بھی بشارت دی جاتی ہے۔ کسی نے عرض کیا یا رسول اللہ جنت کی بشارت؟ فرمایا۔ ہاں اسکو طبرانی نے اوسط میں دو سندوں سے روایت کیا ہے جن میں سے ایک سند کے کہ راوی صحیح کے راوی ہیں۔ اور بیہقی نے بھی اسکو روایت کیا ہے مگر اُن کے الفاظ یہ ہیں کہ جو کوئی بلند آواز سے لا الہ الا اللہ کہتا ہے آفتاب اُس کے گناہوں کو لیکر ڈوب جاتا ہے۔

(۶) ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا کہ کون سا عمل سب سے افضل ہے فرمایا لبیک میں آواز بلند کرنا اور قربانی کرنا (ابن ماجہ۔ ترمذی۔ ابن خزیمہ۔) سب نے محمد بن منکدر کے واسطہ سے عبد الرحمٰن بن یربوع سے روایت کیا ہے اور ترمذی نے کہا ہے کہ محمد کا عبد الرحمٰن سے سماع نہیں ہے اور حاکم نے بھی اسکو روایت کیا۔ اور صحیح کہا ہے اور بزار نے بھی مگر اُن کے الفاظ یہ ہیں کہ ابو بکر صدیقؓ نے عرض کیا ۴
کہ حج کی شان کیا ہے حضورؐ نے فرمایا زور سے لبیک کہنا اور قربانی کرنا (قال وکیع یعنی بالعج العجیج بالتلبیۃ والثج نحر البدن) اور یہ حدیث پہلے بھی آچکی ہے

(۷) جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو محرم دن بھر اللہ کے لیئے (خلوص کیساتھ) لبیک کہتا رہے یہاں تک کہ سورج ڈوبنے لگے تو آفتاب اِس کے گناہوں کو لیکر ڈوب جاتا ہے اور وہ ایسا ہو جاتا ہے جیسے آج ہی اپنی ماں کے پیٹ سے پیدا ہوا ہے (احمد۔ ابن ماجہ واللفظ لہ) اور اسکو طبرانی نے کبیر میں، اور بیہقی نے عامر بن ربیعہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے اور باب سابق میں سہل بن سعد رضی اللہ عنہ کی ایک حدیث گذر چکی ہے جس میں یہ مضمون ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی مسلمان اللہ کے راستہ میں مجاہد یا حاجی بنکر یا لا الہ الا اللہ یا لبیک کہتا ہوا نہیں چلتا مگر آفتاب اُسکے گناہوں کو لیکر ڈوب جاتا ہے اور یہ گناہوں سے پاک صاف ہو جاتا ہے (طبرانی در اوسط)

مسجد اقصےٰ سے احرام باندھنے کی ترغیب

(۱) ام حکیم بنت ابی امیہ بن الاخنس حضرت ام سلمہ (ام المومنین) رضی اللہ عنہا سے روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص بیت المقدس سے عمرہ کا احرام باندھے اسکی مغفرت کردی جائے گی (ابن ماجہ بسند صحیح) اور ایک روایت میں یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص بیت المقدس سے عمرہ کا احرام باندہے تو یہ عمل اُس کے پچھے گناہوں کا کفارہ ہوجائے گا راوی نے کہا کہ اس کے بعد میری والدہ نے بیت المقدس سے عمرہ کا احرام باندھا (ابن ماجہ) اور ایک روایت میں یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کوئی بیت المقدس سے عمرہ کا احرام باندہے اُس کے گذشتہ گناہ بخشدیئے جاتے ہیں راوی نے کہا کہ پہر ام حکیم بیت المقدس تشریف لے گئیں اور وہاں سے عمرہ کا احرام باندھا (صحیح ابن حبان) ایک روایت کے الفاظ یہ ہیں کہ جو کوئی مسجد اقصی سے حج یا عمرہ کا احرام باندہے اُسکے اگلے پچھلے سب گناہ معاف ہوجاتے ہیں یا اُس کے لیئے جنت واجب ہوجاتی ہے راوی کو شک ہے کہ ان دونوں باتوں میں سے حضور نے کون سی بات فرمائی (ابوداؤد۔ بیہقی) ایک روایت میں یہ ہے کہ حضرت ام سلمہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ جو کوئی مسجد اقصے سے حج اور عمرہ کا احرام باندھکر مسجد حرام تک آئے اُس کے اگلے پچھلے سب گناہ بخشدیئے جاتے ہیں اور اُس کے لیئے جنت واجب ہوجاتی ہے (بیہقی)

ف اخیر کی روایت میں راوی کو شک نہیں ہے جیسا اس سے پہلی روایت میں شک تھا۔ مگر پہلی روایت سے یہ معلوم ہوتا تھا کہ حج وعمرہ دونوں

ہیں سے ایک کا احرام ہی اس ثواب کے حاصل کرنیکو کافی ہے اور اخیر کی روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ ثواب اُس شخص کو ملے گا جو بیت المقدس سے حج وعمرہ دونوں کا احرام ساتھ ساتھ باندہے یعنی قران کرے جو حنفیہ کے نزدیک افضل طریق ہے واللہ اعلم بالصواب ۱۲ مترجم

طواف و استلام حجر اسود و رکن یمانی کی ترغیب اور ان دونوں کی اور مقام ابراہیم و داخلی بیت اللہ کی فضیلت کا بیان

(۱) عبداللہ بن عبید بن عمیر نے اپنے باپ کو عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے یہ کہتے ہوئے سُنا ہے کہ اسکی کیا وجہ ہے کہ میں آپ کو دکعبہ کے چار گوشوں میں سے اصرف دو گوشوں کو بوسہ دیتے ہوئے دیکھتا ہوں ایک حجر اسود دوسرے رکن یمانی عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ اگر میں ایسا کرتا ہوں تو اسکی ایک وجہ ہے وہ یہ کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سُنا ہے کہ ان دونوں کو بوسہ دینا گناہوں کو دور کردیتا ہے عبداللہ بن عمر نے کہا کہ میں نے حضور سے یہ بہی سُنا ہے کہ جو شخص بیت اللہ کے گرد سات چکر پوری طرح محفوظ کر کے لگائے اور (اسکے بعد) دو رکعتیں پڑہے تو اس کا ثواب ایک غلام آزاد کرنے کے برابر ہے عبداللہ بن عمر نے کہا اور میں نے حضور سے یہ بہی سُنا ہے کہ (طواف کی حالت میں) آدمی جو قدم اٹہاتا اور جو قدم رکہتا ہے ہر قدم پر دس نیکیاں لکہی جاتی اور دس گناہ معاف کردیے جاتے اور دس درجے بلند کیے جاتے ہیں (احمد و ترمذی اور الفاظ احمد کے ہیں۔) اور ترمذی کے الفاظ یہ ہیں کہ (عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا) میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سُنا ہے

کہ اِن دونوں کو (یعنی حجر اسود و رکن یمانی کو) چھونا گناہوں کا کفارہ ہے اور میں نے حضور سے یہ بھی سنا کہ جو قدم بھی (طواف میں) اٹھایا جاتا اور رکھا جاتا ہے اُس کے عوض ایک گناہ معاف ہوتا اور ایک نیکی لکھی جاتی ہے۔ ایک روایت میں یہ ہے کہ (عبداللہ بن عمر نے فرمایا) اگر میں ایسا کروں تو اسکی وجہ یہ ہے کہ) میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سُنا ہے کہ اِن دونوں کو چھونا گناہوں کا کفارہ ہے اور میں نے آپ سے یہ بھی سنا کہ جو شخص بیت اللہ کا طواف کرتا ہے وہ جو قدم اٹھاتا اور رکھتا ہے اُس کے عوض اللہ تعالیٰ ایک نیکی لکھتے ہیں اور ایک گناہ معاف فرماتے اور ایک درجہ عطا فرماتے ہیں اور میں نے آپ سے یہ بھی سُنا کہ جو شخص پورے سات چکر گن کر لگائے اسکو غلام آزاد کرنے کے برابر ثواب ملتا ہے (حاکم و ابن خزیمہ۔ حاکم نے اسکو صحیح الاسناد کہا ہے اور الفاظ ابن خزیمہ کے ہیں) اور ایک روایت میں مختصراً یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حجر اسود و رکن یمانی کو چھونا گناہوں کو پوری طرح جھاڑ دیتا ہے (صحیح ابن حبان) ۳۷
(حافظ) فرماتے ہیں کہ اِس حدیث کو سب نے عطاء ابن السائب کے واسطہ سے عبداللہ سے روایت کیا ہے۔

(۲) محمد بن منکدر اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص بیت اللہ کے گرد سات چکر لگائے جس میں بیہودہ بات نہ کرے اسکو ایک غلام آزاد کرنے کے برابر ثواب ملیگا (معجم کبیر طبرانی) اور اس کے سب راوی ثقہ ہیں ۔

(۳) حمید بن ابی سویہ کہتے ہیں کہ میں نے ابن ہشام کو عطاء بن ابی رباح سے طواف کی حالت میں رکن یمانی کی بابت سوال کرتے ہوئے سُنا تو عطاء نے فرمایا کہ مجھ سے ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حدیث بیان کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ رکن یمانی پر ستر فرشتے مقرر ہیں تو جو شخص (اسکو چھوتے ہوئے) اللھم انی اسئلك العفو والعافیۃ فی الدنیا والاخرۃ ربنا اتنا

فی الدنیا حسنۃً وفی الاٰخرۃ حسنۃ وقنا عذاب النار۔ کہتا ہے سب فرشتے آمین کہتے ہیں۔ جب وہ حجر اسود پر پہونچے تو (ابن ہشام نے) کہا اے ابو محمد (یہ عطار کی کنیت ہے) آپکو حجر اسود کے متعلق کیا پہونچا ہے؟ کہا مجھ سے حضرت ابو ہریرہ نے حدیث بیان کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اس کو ہاتھ لگاتا ہے وہ رحمٰن کے ہاتھ سے مصافحہ کرتا ہے ابن ہشام نے کہا اے ابو محمد اچھا طواف کو تو بتلاؤ عطار نے جواب دیا کہ مجھ سے حضرت ابو ہریرہ نے حدیث بیان کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص بیت اللہ کا طواف کرے اور سات چکر لگائے اور اس حالت میں سوائے سبحان اللہ والحمد للہ ولا الٰہ الا اللہ واللہ اکبر ولاحول ولا قوۃ الا باللہ کے اور کوئی بات نہ کرے اس کے دس گناہ مٹا دیئے جاتے اور اس کے لیئے دس نیکیاں لکھی جاتی اور دس درجے بلند کیے جاتے ہیں اور جو شخص طواف کی حالت میں بات چیت بھی کرتا ہے (مراد دنیا کی جائز باتیں ہیں) وہ بھی رحمت میں اپنے دونوں پیروں سے اس طرح گھس جاتا ہے جیسے کوئی پانی میں۔ دونوں پیر ڈال کر گھسنے والا ہو (ابن ماجہ بواسطہ اسمٰعیل بن عیاش کے حمید بن ابی سویہ سے) اور ہمارے بعض مشائخ نے اس حدیث کو حسن کہا ہے۔ ۳۸

(۴) ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ بیت اللہ کا حج کرنیوالوں پر ہر دن میں ایک سو ۱۲۰ بیس رحمتیں نازل فرماتے ہیں جنمیں (۶۰) طواف کرنیوالوں پر اور (۴۰) نماز پڑھنے والوں پر اور (۲۰) ان لوگوں پر جو (بیت اللہ کی طرف) نظر کرنے والے ہوں (بیہقی بسند حسن)

ف سبحان اللہ حج بھی کیسی عجیب نعمت ہے کہ اگر کسی حاجی کو مکہ جاکر زیادہ طواف اور نماز کی توفیق نہو اور مسجد حرام میں بیٹھا ہوا صرف بیت اللہ کو دیکھتا ہی رہے وہ بھی ہر دن (۲۰) رحمتوں کا مستحق ہوتا رہتا ہے میرے دوستو! اللہ تعالیٰ کی تو ایک رحمت بھی بیڑا پار کرنے کو کافی ہے تو اس شخص کا کیا کہنا جو ہر دن (۲۰) یا (۴۰) یا (۶۰) یا پوری ایک سو بیس ۱۲۰ رحمتوں کا

مستحق ہوتا ہو ہے اے قوم! حج سے غفلت نہ کرو۔ یہ بہت بڑی دولت ہے ۱۲۔ مترجم

(۵) ابن عباس رضی اللہ عنہما ہی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا بیت اللہ کے گرد طواف کرنا نماز ہے مگر تم اس میں بات چیت کر سکتے ہو تو جو کوئی بات کرے وہ بھلائی کے سوا اور کسی قسم کی بات نہ کرے (ترمذی۔ و صحیح ابن حبان) ترمذی نے کہا کہ یہ حدیث ابن عباس سے موقوفاً روایت کی گئی ہے اور ہمارے خیال میں عطاء بن السائب کے سوا اسکو کسی نے مرفوع نہیں کیا +

(۶) ابن عباس رضی اللہ عنہما سے ہی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص بیت اللہ کا پچاس دفعہ طواف کرے وہ گناہوں سے ایسا پاک ہو جائے گا۔ گویا ماں کے پیٹ سے پیدا ہوا ہے (ترمذی) اور ترمذی نے اس حدیث کو غریب کہہ کر یہ فرمایا ہے کہ میں نے محمد یعنے امام بخاری سے اس کے
۳۹ متعلق دریافت کیا تو فرمایا کہ یہ حدیث ابن عباس سے موقوفاً روایت کیجاتی ہے
مرفوع نہیں ہے۔ میں کہتا ہوں کہ یہ موقوف بھی بحکم مرفوع ہے کیونکہ ثواب کا بیان کرنا صحابی کا کام نہیں ہے ۱۲ مترجم)

(۷) عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص بیت اللہ کا طواف کرے وہ جو قدم اٹھاتا اور رکھتا ہے اللہ تعالیٰ ہر قدم پر اس کا ایک گناہ معاف فرما دیتے اور ایک نیکی لکھدیتے اور ایک درجہ بلند فرما دیتے ہیں (ابن خزیمہ و ابن حبان اور لفظ ابن حبان کے ہیں)

(۸) عبداللہ بن عمرؓ ہی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص بیت اللہ کا طواف کرے اور دو رکعتیں پڑھے اوسکو ایک غلام آزاد کرنے کے برابر ثواب ملے گا (ابن ماجہ و صحیح ابن خزیمہ) اور یہ حدیث پہلے بھی آچکی ہے +

(۹) عبداللہ بن عمرو بن عاصی رضی اللہ عنہما سے مروی ہے اُنہوں نے فرمایا کہ جو شخص پوری طرح وضو کر کے حجر اسود کا استلام کرنے آئے وہ رحمت میں گھس جاتا ہے۔ پھر جب اُس کا بوسہ لے اور بسم اللہ و اللہ اکبر اشہدان لاالٰہ الا اللہ وحدہٗ لاشریک لہٗ و اشہدان محمداً عبدہٗ و رسولہٗ کہے رحمت اُسکو ڈھانپ لیتی ہے پھر جب بیت اللہ کا طواف کرتا ہے تو ہر قدم پر اللہ تعالیٰ اُس کے لیے ستر ہزار نیکیاں لکھتے اور ستر ہزار گناہ معاف کر دیتے اور ستر ہزار درجے بلند فرماتے ہیں اور اُسکے خاندان کے ستر آدمیوں کے حق میں اسکی شفاعت قبول فرماتے ہیں پھر جب مقام ابراہیم پر آکر اسکے پاس دو رکعتیں ایمان اور طلب ثواب کیوجہ سے پڑھتا ہے اللہ تعالیٰ اُس کے لیئے اولاد اسمٰعیلؑ میں سے چار غلاموں کے آزاد کرنیکا ثواب لکھدیتے ہیں۔ اور گناہوں سے ایسا پاک ہو جاتا ہے۔ گویا آج ہی ماں کے پیٹ سے پیدا ہوا ہے (ابوالقاسم اصبہانی موقوفاً)

(۱۰) ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ۴۰
حجر اسود کے بارہ میں فرمایا بخدا اللہ تعالیٰ اُسکو قیامت کے دن اِس حالت میں اُٹھائیں گے کہ اُسکے دو آنکھیں ہونگی جن سے دیکھے گا اور زبان ہوگی جس سے بولیگا اور جس نے اُسکو سچی نیت سے (چھوا ہوگا یا) بوسہ دیا ہوگا اُس کے لئے گواہی دے گا (ترمذی) اور اسکو حدیث حسن کہا ہے (و صحیح ابن خزیمہ و صحیح ابن حبان) اور طبرانی کے الفاظ یہ ہیں کہ اللہ تعالیٰ حجر اسود اور رکن یمانی کو قیامت کے دن اِس حال میں اٹھائیں گے کہ دونوں کے آنکھیں ہونگی اور زبانیں اور لب ہوں گے جس نے انکو وفا رحق کے لیے بوسہ دیا ہوگا اُس کے واسطے گواہی دیں گے۔

(۱۱) عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا رکن یمانی قیامت کے دن ابو قبیس پہاڑ سے بھی بڑا ہوگا اُس کے زبان ہوگی اور دو لب (احمد بسند حسن) اور طبرانی نے اوسط میں روایت کرتے ہوئے اتنا زیادہ کیا ہے کہ جس نے اسکو حقانیت کیساتھ